بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

065: باب 30- حصہ سوم- اللہ تعالیٰ کی محبت دین کی بنیاد ہے۔

[حدیث (بخاری:15)، (بخاری:16)، (بخاری:6041)، (أثر: رواہ ابن المبارک فی کتاب الزھد:353)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کا درس جاری ہے۔اللہ تعالیٰ کی محبت دین کی بنیاد ہے اس باب پر یا اس موضوع پر بات کر رہے تھے اور آج کی اس نشست میں اس درس کو آگے بڑھاتے ہوئے شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: "وَعَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه،أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ" (سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ،حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ،وَلَدِهِ، وَوَالِدِهِ،وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"،أخرجاه (صحیح بخاری، مسلم کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا (یعنی کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا) جب تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد، والدین (یعنی ماں باپ) اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے)۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں کہ ایمان کامل کیا ہوتا ہے اور ایمان ناقص کیا ہوتا ہے ،ایمان کے حصے ہیں ایمان کے درجات ہیں دو لوگوں کا ایمان برابر نہیں ہو سکتا ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے کم بھی ہوتا ہے، تو نہیں مومن ہو سکتا وہ شخص وہ لوگ۔یہ کون سے لوگ ہیں جو مومن نہیں ہو سکتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو میری محبت پر کسی اور چیز کو زیادہ محبوب سمجھتے ہیں۔

انسان اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے، اپنے والدین سے محبت کرتا ہے، اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے، رشتے داروں سے محبت کرتا ہے، اپنی جاب سے محبت کرتا ہے اپنے کولیگز (colleagues) سے محبت کرتا ہے، اپنے دوستوں سے محبت کرتا ہے الغرض انسان کا دل مختلف چیزوں سے جڑا ہوتا ہے کسی نہ کسی وجہ سے۔تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوسری چیزوں سے محبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر شریعت کی حدود کے اندر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے جائز ہے لیکن یاد رکھیں شریعت

کی حدود میں سے ایک حد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت یہ سب سے اعلیٰ ترین ہونی چاہیے، سب سے بلند درجے کی محبت اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہونی چاہیے۔

یہ تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا دین ہے ایمان ہے توحید ہے لیکن کیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا بھی دین ہے ایمان ہے اور توحید ہے؟ جی ہاں۔

بھئی پہلے تو آپ یہ کہہ رہے تھے کہ مخلوق سے محبت کرنا شرک ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مخلوق ہیں اشرف المخلوقات ہیں تب ان سے محبت کرنا کیسے توحید اور ایمان ہے؟: یہ غلط فہمی ہوئی ہے سننے والے کو اور سمجھنے والے کو، اللہ تعالیٰ سے محبت توحید اور ایمان اور دین ہے یہ وہ محبت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے جسے کہتے ہیں عبادت والی محبت جس میں ذلت اور انکساری، اخلاص، خوف، ڈر، امید سب شامل ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کرتے اپنی عقل کی بنیاد پر نہیں کرتے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی تو کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری محبت پر مقدم کسی اور کی محبت کو نہ کرنا چاہے وہ بیوی ہو یا بچے ہوں یا والدین ہوں یا کوئی بھی ہو لوگوں میں سے کیونکہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام وحی کا پیغام لے کر آئے ہیں اس نور کو لے کر آئے ہیں جس نے شرک بدعات خرافات اور ظلم کی تاریکیوں کو روشن کر دیا ہے، رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر نظر ڈالیں تو کافر بھی محبت کرنا شروع کر دیتے ہیں اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تعصب کو دل سے نکال دیں۔ اس لیے بعض کافروں نے بے ساختہ ہو کر مجبور ہو کر زبان سے کہہ دیا کہ دنیا کے سو عظیم لوگوں میں سے پہلے نمبر پر ہیں پیارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگرچہ وہ خود کرسچن ہے مائیکل ایچ ہارٹ اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ان کے لیے نبی نہیں بلکہ ربّ ہیں لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر نظر ڈالی تو مجبور ہو گئے اس سچائی کو پیش کرنے میں کہ نمبر ایک میرا معبود نہیں ہے جسے میں پوجتا ہوں یا جس کی میں عبادت کرتا ہوں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نہیں ہیں بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ﴾ (الشرح:4) (ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا ہے)۔ اور تا قیامت بلند ہے یاد رکھیں، کلمے میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے، تشہد میں، درود شریف میں اللہ

تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو جوڑ دیا ہے یہ بلندی درجات ہیں اس لیے ہم محبت کرتے ہیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور جو محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور عمل اپنی مرضی سے کرتا ہے یاد رکھیں اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ" تم میں سے کوئی بھی انسان اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا یعنی اس کا ایمان ایمان کامل ہو ہی نہیں سکتا جتنی بھی بڑی داڑھی رکھ لے، جتنا بھی سر پر بڑا عمامہ باندھ لے، جتنی بھی اپنی شلوار ٹخنے کے اوپر کر لے اگر کسی کی محبت یاد رکھیں "وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"، دیکھیں ماں باپ، بیوی بچے انسان سب جانتا ہے، بعض لوگ کسی پیر یا کسی امام یا کسی عالم کی بات کو، اُن سے محبت کر بیٹھتے ہیں اتنی محبت کرتے ہیں کہ اسی امام کی پیروی کرنا شروع کر دیتے ہیں اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس وقت تک ایسا شخص مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میری محبت ان سب چیزوں پر مقدم نہ ہو۔

وجہ کیا ہے؟ اب جو لوگ مثال کے طور پر بعض جماعتوں سے منسلک ہیں اُن کو اِن جماعتوں کے بانیوں سے محبت ہے، یہ طبعی چیز ہے جو زندہ ہیں ان سے بھی محبت ہے جو مر چکے ہیں ان سے بھی محبت ہے۔ یاد رکھیں کوئی بھی گروہ اس وقت تک گروہ نہیں بنتا جب تک کہ ان گروہوں کے لیڈر نہ ہوں گروہ کو بنانے والے نہ ہوں، اس گروہ کو جمع کرنے والے نہ ہوں (جماعت بغیر جمع کرنے کے جماعت نہیں ہوتی)، کوئی سوچ دینے والا نہ ہو، کوئی ان کو سسٹم دینے والا نہ ہو، جماعت کہاں بنتی ہے! اور پھر لٹریچر دینے والا نہ ہو کہ اب ہم اکٹھے تو ہیں جماعت تو ہیں ہمارے پاس کوئی لٹریچر نہیں ہے کیا پڑھ کر ہم بات کریں، کون سی دعوت کریں، کب کہاں سے شروع کریں کہاں پر ختم کریں، تو ایک گروہ ہے۔ اب اس گروہ کے جو علماء ہیں اور جو ان کی کتابیں ہیں یہ نشانی ہے یہ حقیقت ہے اس گروہ کی جس کی یہ ریفلیکشن (reflection) کرتے ہیں کہ یہ گروہ کیسا ہے، اس کی کیا سوچ ہے، اس کے کیا نظریات ہیں اور پھر ظاہر ہے محبت بھی ہو جاتی ہے ایک طبعی چیز ہے۔ علماء سے محبت کرنا کوئی بُری بات ہے؟ اچھی بات ہے۔ لیکن کیا علماء معصوم ہیں (دوسری بات)؟ معصوم بھی نہیں ہیں غلطی ہو سکتی ہے عالم سے۔ نہیں ہو سکتی کیا؟ ہو سکتی ہے ایک طبعی چیز ہے، لیکن کبھی یہ بات نہ ہو یاد رکھیں اتنی اندھی محبت نہ ہو کہ اس عالم کی غلطی بھی دین بن جائے۔

غلطی کب دین بن سکتی ہے؟ جھوٹ کب سچ ہو سکتا ہے؟ باطل کب حق ہو سکتا ہے؟ جب اندھی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو پس پشت ڈال دیا جائے اور ایسے علماء کے اقوال کو اپنایا جائے اور اُن

پر عمل کیا جائے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک واضح راستہ بیان کیا ہے یاد رکھیں کہ محبت سب پر مقدم مخلوق میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے والدین سے بھی زیادہ ہے۔

کیوں؟کیونکہ والدین مجبور کر سکتے ہیں غلط عقیدہ اختیار کرنے کو یا غلط منہج اختیار کرنے کو، علمائے سوء(بُرے علماء) مجبور کر سکتے ہیں اور انسان جب محبت کر بیٹھتا ہے تو پھر کمزور ہو جاتا ہے ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے جب محبت پہلے سے ہی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہو گی والدین سے بھی اور دیگر لوگوں سے بھی، علماء سے بھی تو پھر جہاں پر بھی غلطی ہو گی عالم سے یا والدین سے غلطی ہو گی کسی معاملے میں تو یہاں پر جب محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ ہو گی دل میں تو پھر اس کو حق اور باطل کو نمایاں کرنے میں دیر نہیں لگے گی سچ اور جھوٹ اس کے سامنے واضح ہو جائے گا وہ حق کو اپنائے گا جھوٹ کو چھوڑ دے گا اگرچہ غلطی باپ سے کیوں نہ ہوئی ہو، اگرچہ یہ غلطی کسی پیر یا کسی عالم سے کیوں نہ ہوئی ہو سب کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں جگہ کر چکی ہے اور ایمان کاملہ کی نشانی ہے تو ایسا شخص ایمان کاملہ کا حامل ہے یاد رکھیں۔ایمان کامل کی نشانی کیا ہے؟کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، دین کی محبت دنیا کے امور سے، اپنے والدین سے، بیوی بچوں سے اور دیگر لوگوں سے بھی بڑھ کر ہے اور اس کا اثر اس کی زندگی میں آپ دیکھتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی علامت کیا ہے؟اتباع۔اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت کی ہے؟اتباع۔

کس کی اتباع؟اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران:31)۔اگر دعویٰ کرتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو میری اتباع کرو یہی نشانی ہے، یہی علامت ہے محبت کی۔اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ہی علامت ہے ایک ہی نشانی ہے اور یہی ایمان کامل کی نشانی ہے کہ ہر کسی کے فرمان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے سامنے چھوڑ دیا جائے یہی انصاف ہے۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ایمان کی نفی کا مطلب ہر گز کفر نہیں ہے۔

اس میں کیا مقصد ہے؟یعنی ایمان کامل، ایمان تو باقی ہے لیکن کامل نہیں ہے اور جو لوگ سمجھتے ہیں کہ ایمان کی نفی کا مطلب کفر ہے وہ بڑی غلطی میں ہیں بڑا دھوکا ہوا ہے ان لوگوں کو جیسے خوارج ہیں وہ اس حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہے۔کیوں؟وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ"۔

یعنی جس نے بیوی سے محبت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ، یعنی بیوی نے کہا کہ فلم دیکھنے جاتے ہیں سینما مثال کے طور پر اور خاوند نے کہا نہیں گناہ ہوتا ہے میں ایسا نہیں کرتا ہوں، یا بیوی نے کہا کہ لاٹری لیتے ہیں لاٹری میں پیسہ نکلے گا تو یہ ہوگا وہ ہوگا اور خاوند نے کہا نہیں گناہ ہوتا ہے میں ڈرتا ہوں میں نہیں کرتا ہوں لیکن بیوی کی محبت نے اسے مجبور کر دیا اس نے لاٹری لے لی ہے یا اس نے فلم جا کر دیکھ لی ہے سینما میں اب محبت کس کی بڑھ گئی بیوی کی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت؟ سیدھی سی بات ہے بیوی کی محبت بڑھی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اس لیے ایمان کم ہوا ہے۔

دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان دیکھیں کہ ایمان کامل نہیں ہو سکتا کم ہی رہتا ہے جب کسی اور کی محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے زیادہ ہو جائے گی لیکن کیا کافر ہو گیا ہے؟ کافر نہیں ہوا۔

تو یہاں پر ان کو غلط فہمی ہوئی ہے خوارج کو کہتے ہیں کہ جس نے بھی نافرمانی کی ہے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، سود خور ہے یا زنا کرنے والا ہے یا جھوٹ بولنے والا ہے وہ کافر ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ان لوگوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور گناہ تب کیا ہے جب کسی اور چیز کی محبت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر مقدم کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ" تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری محبت سب سے بڑھ کر نہ ہو۔

2۔ عمل ایمان کا حصہ ہے کیونکہ محبت دل کے اعمال میں سے ایک عمل ہے۔

عمل ایمان کا حصہ ہے کیوں؟ کیونکہ محبت دل کے اعمال میں ایک عمل ہے، محبت دل کا عمل ہے میرے بھائیو۔ آپ محبت دل سے کرتے ہیں یا زبان سے کرتے ہیں یا ہاتھ سے کرتے ہیں یا ناک سے کرتے ہیں محبت کہاں سے کرتے ہیں؟ دل سے ہوتی ہے اور محبت دل کا عمل ہے۔

3۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو مقدم کرنا ہر چیز کی محبت پر واجب ہے فرض ہے۔

4۔ محبت شریعت کی حدود کے اندر ہونی چاہیے کیونکہ غلو ہلاکت ہے۔

محبت شریعت کی حدود کے اندر ہونی چاہیے کیونکہ غلو (حد سے بڑھنا) ہلاکت ہے۔ یعنی محبت کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشکل کشا بنا دیں یا حاجت روا بنا دیں یہ محبت نہیں ہے۔

کیوں؟ کیونکہ محبت کا معیار کیا ہے؟ ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ اتباع ہے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پوری سیرت دیکھ لیں کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں مشکل کشا ہوں میں حاجت روا ہوں، میری وفات

کے بعد مجھے آکر پکارنا، ہر گز نہیں! بلکہ صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے اور یہ عرض کی کہ فلاں منافق ہے ہم استغاثہ کرتے ہیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں اس کی مصیبت سے نجات عطا فرمائیں مصیبت ہے ہمارے لیے۔ تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "لَا يُسْتَغَاثُ بِي" (مجھ سے استغاثہ نہیں کیا جاتا) "إِنَّمَا يُسْتَغَاثُ بِاللّٰہِ" (استغاثہ اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے)۔

اگرچہ زندہ انسان سے استغاثہ کرنا حرام ہے یا حلال ہے؟ جائز ہے یا ناجائز ہے؟ زندہ انسان جو آپ کے سامنے ہو حاضر ہو قادر ہو جائز ہے کہ نہیں؟ میں آپ کو کہتا ہوں کہ بھائی میں ذرا پریشان ہوں آپ میرے ساتھ چلیں ذرا میری پریشانی دور کریں یہ جائز ہے کہ نہیں؟ جائز ہے میرے بھائی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جائز چیز کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے یہ فرمایا ہے کہ مجھ سے استغاثہ نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کیا جاتا ہے۔

ایک سبق دے رہے ہیں صحابہ کرام کو اپنی زندگی میں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ کبھی بھی کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آئے کہ وفات کے بعد بھی کوئی استغاثہ کر سکتا ہے چاہے وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہ ہوں (یہ حدیث آگے آئے گی ان شاءاللہ کتاب التوحید میں اس کی تفسیر میں بیان کروں گا)۔

5۔ آج امت میں جو بھی افراتفری ہے اس کی وجہ محبت میں غلو کرنا ہے چاہے وہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں غلو ہو، چاہے وہ علماء سے محبت میں غلو ہو حد سے گزرنا ہو، چاہے وہ پیروں یا فقیروں کی محبت میں حد سے بڑھ جانا اور غلو ہو۔

آپ ذرا غور کر لیں کہ یہ انتشار یہ مصیبتیں تب آئی ہیں جب آپ کسی عالم یا کسی امام سے محبت کر بیٹھتے ہیں اور غلو کے درجے پر پہنچ جاتی ہے محبت پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پس پشت ڈالا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ نہیں ہمارے بھی تو علماء ہیں وہ بھی تو قرآن پڑھتے ہیں وہ بھی تو حدیث پڑھتے ہیں، اُن کے پاس بھی تو علم ہے، اُن کے پاس بھی تو یہ اُن کے پاس بھی تو وہ ہے۔ نہیں!

بات ایسے نہیں چلے گی یہ آپ کا ایمان نہیں بول رہا یہ آپ کے جذبات بول رہے ہیں اور جب جذبات بڑھ جاتے ہیں تو ایمان کم ہو جاتا ہے یاد رکھیں، اس لیے ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بڑی پیاری بات "من أوسع أودية الباطل الغلو في الأفاضل" (باطل کی سب سے وسیع وادی یعنی سب سے بدترین باطل وہ ہے جو اچھے لوگوں کی محبت میں غلو کرنے سے ہوتی ہے)۔

بد ترین باطل وہ ہے (باطل مختلف قسم کے ہوتے ہیں ناں) جو کسی اچھے انسان کی محبت میں حد سے گزر جانے سے ہوتی ہے "الغلو في الأفاضل"۔ اور جب بُرے لوگوں کی محبت میں حد سے گزرا جاتا ہے تو پھر اس باطل کو چار چاند لگ جاتے ہیں نعوذ باللہ، یعنی باطل اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔ اگر اچھے لوگوں کی محبت میں بڑھ جانے سے باطل بُرا ہو جاتا ہے (باطل ویسے بُرا ہے کہ نہیں ؟) یعنی بد ترین باطل ہو جاتا ہے تو بُرے لوگوں کی محبت میں غلو کرنا کیا نتیجہ نکلے گا ؟ ! ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ تو اچھے لوگوں کی محبت کی بات کر رہے ہیں "من أوسع أودية الباطل الغلو في الأفاضل"۔

اگر افاضل نہ ہوتے بُرے لوگ ہوتے جیسے ابن عربی ہے جسے شیخ اکبر بنا دیا گیا ہے جو کہتا ہے کہ "اولیاء انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے بہتر ہیں" جس کی تلخ زبان سے جس کی گستاخی سے اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تو کیا اللہ تعالیٰ بھی نہیں بچا ! ! حلاج کے وحدۃ الحلول کے عقیدے کو زندہ کرنے والا ابن عربی محی الدین ابن عربی الھالک، جس کے متعلق ابن أبي العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ شرح العقیدۃ الطحاویۃ میں لکھتے ہیں کہ "ابن عربی اور اس جیسے دوسرے لوگ جو ایسی سوچ رکھتے ہیں وہ کافر ہیں کفریہ عقائد رکھتے ہیں یہ لوگ"۔ ان کو اگر شیخ اکبر (شیخ نہیں) کہا جائے غلو ہے کہ نہیں ؟ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "من أوسع أودية الباطل الغلو في الأفاضل" اب بُرے لوگوں کی محبت میں غلو کرنا نتیجہ کیا نکلے گا میرے بھائی ؟ ! ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لفظ نہیں تھے آپ کے پاس کوئی لفظ ہیں تو بتائیں ؟ یقین ہے کہ آپ کے پاس بھی الفاظ نہیں ہیں نہ میرے پاس کوئی الفاظ ہیں ! وہ کتنا بھیانک باطل ہو گا آپ سوچ نہیں سکتے !

آج دیکھیں آج امت میں شرک کیسے توحید بن گیا ہے اس سے بڑھ کر کوئی باطل ہو سکتا ہے ؟ یعنی علی مشکل کشا، غوث حاجت روا، اجمیر والا اولاد دیتا ہے، پاک پتن والا رزق دیتا ہے اس سے بڑھ کر کبھی آپ سوچ سکتے تھے کہ اس سے بڑھ کر باطل کبھی امت میں آئے گا ؟ ! آج یہ دین بن چکا ہے کہ نہیں لوگوں کا ؟ آج ہماری جنگ کیا ہے ؟ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ یوں نہ کہو علی مشکل کشا بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ مشکل کشا ہے، اپنا دامن غوث کے سامنے نہ پھیلاؤ اپنا دامن اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلاؤ۔

تعجب کی بات ہے کوئی شخص کہتا ہے کہ بھئی آپ کا والد ہے آپ اپنے والد سے محبت کرو بُری بات کرتا ہے ؟ !

بھئی عقل والے ذرا عقل پر بات کو تولو کہ کوئی شخص آپ کو اپنے والد سے محبت کرنے کی تلقین کرتا ہے نصیحت کرتا ہے وہ بُرا ہے ؟ اور کہتا ہے کہ یہ جو لوگ ہیں جن کے ساتھ تم آتے جاتے ہو تمہارا والد ان سے ناراض ہوتا ہے یہ اچھے لوگ نہیں ہیں یہ بُرے لوگ ہیں، کوئی ہیروئن پیتا ہے کوئی شرابی ہے کوئی کبابی ہے اپنے باپ سے محبت کرو ان کی دوستی کو چھوڑ دو کیا بُرا

ہے ؟! ہم لوگوں کو کیا کہتے ہیں کہ علی کو مشکل کشا نہ کہو یا غوث کو حاجت روا نہ کہو محمد بن عبد الوہاب کو حاجت روا کہو ؟ غوث کو نہ پکارو بن باز کو پکارو ؟

بھئی لوگوں کو کیا کہتے ہیں ہم ؟! ہم لوگوں کو کہتے ہیں علی مشکل کشا نہیں ہے ، غوث حاجت روا نہیں ہے ، بن باز بھی مشکل کشا نہیں ہے ، عبد الوہاب بھی حاجت روا نہیں ہے ، حاجت روا صرف ایک ہی ذات ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ سے دل جوڑ لو اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اپنے دل میں ایسی کیفیت پیدا کرو کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ کا نام آجائے اللہ تعالیٰ کا ذکر آجائے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان آجائے اپنا سر جھکا دو۔ یہ مطالبہ ہے ہمارا اس لیے ہم گستاخ ہیں ، سبحان اللہ۔ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں آج امت کے اس حال کو دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون ، میرے پاس اور الفاظ نہیں کہنے کے لیے۔

ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ ایک اور پیاری بات فرماتے ہیں ، فرماتے ہیں "عندما ثقلت تكاليف الشريعة علي الصوفية، توجهت إلي الطبول والرقص والآغاني" (جب شریعت کے احکام بھاری پڑ گئے بعض صوفیوں پر)۔ شریعت کے احکام کیا ہیں ؟ سب سے پہلے توحید ہے ، پھر نماز باجماعت ادا کرنا جماعت کے ساتھ مردوں کے لیے ، پھر زکوۃ دینا۔ زکوۃ دینے کے لیے علم حاصل کرنا پڑے گا کہ نہیں ؟ نماز کے لیے علم حاصل کرنا پڑے گا کہ نہیں ؟ پھر زکوۃ میں کیا کیلکولیشن (calculation) ہے کس کو دینی چاہیے کتنی دینی چاہیے کس کو نہیں دینی چاہیے محنت کی ضرورت ہے کہ نہیں ؟ مشقت کی ضرورت ہے کہ نہیں ؟ تکلیف ہے کہ نہیں ؟ حج کرنا ، حج کے احکام کیا ہیں۔

وہ کہتے ہیں جب شریعت کی تکالیف بڑھ گئی ہیں اور بھاری پڑ گئی ہیں بعض صوفیوں پر انہوں نے اور راستہ اختیار کیا۔ کون سا ؟ آسان راستہ۔ کون سا آسان راستہ تھا ؟ "الطبول والرقص والآغاني" (طبلے بجانے ، قوالیاں کہنا ، رقص کرنا)۔ یہ کیا ہے ؟ یہ دین ہے ! سبحان اللہ۔

قوالی کب دین کا حصہ تھی ؟ کیا طبلے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھے یا نہ تھے ؟ تھے یا نہ تھے میرے بھائی ؟! نہیں تھے ! تھے ، کیوں نہیں تھے میرے بھائی ! طبلے تو پتہ نہیں شیطان نے کب سے اس دنیا میں یہ فتنہ ڈالا تھا طبلہ بھی تھا ، میوزک بھی تھی۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ میوزک موجود تھی طبلے بھی موجود تھے سب تھے لیکن کیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال کیے شریعت کے لیے دین کے لیے ؟ قوالی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی ہے ؟ شاعر سید نا حسان بھی ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں شاعر صحابی ہیں کیا کبھی کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی یہ فرمایا ہے کہ

حسان تم گاتے رہو اور باقی صحابہ طبلے بجاتے رہتے نعوذ باللہ؟! نہیں! سیدھی سی بات ہے میرے بھائی یہ دین کب بنا ہے؟! اللہ کی قسم یہ دین نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہے اور نہ کبھی ہو گا۔

ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر ذرا غور فرمائیں، مزے کی بات ہے کہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی دور میں خود صوفی تھے اب جب ابتدائی دور میں ابن القیم خود صوفی تھے اور انسان اپنے گھر کے حال بہتر جانتا ہے وہ خود فرماتے ہیں کہ جب تکالیف شرعیہ بھاری ہمارے سروں پر ہوئیں بعض صوفیوں پر بھاری پڑ گئیں تو انہوں نے کہا کہ کہاں پر نماز باجماعت پڑھیں، کہاں پر ہم زکوۃ کے احکام سیکھیں، مسجد میں جا کر گھٹنے ٹیک کر علماء سے علم حاصل کریں یہ سب مشکل کام ہے! آسان راستہ کیا ہے؟ ساری رات جاگتے رہو جشن مناتے رہو گانے گاتے رہو رقص کرتے رہو مزے کرتے رہو اور رات کے چار بجے سو جاؤ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے فجر کی نماز چلی گئی ہے بس آپ نے جشن منا لیا تھوڑا ہے! جشن ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منا دیا یہ تھوڑا ہے! بس آپ کے لیے ٹھیک ہے آپ کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

اور جو غلطی نماز کی ہوئی ناں چھوڑنے کی؟! اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ناں آپ نے کوئی بُرا کام تھوڑا کیا ہے آپ تو ساری رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جشن مناتے رہے ولادت کا تو اچھا نیک عمل کرتے رہے اب نماز کا کیا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ ''اللہ دا پکڑا چھڑا وے محمد، محمد دا پکڑا چھڑا کوئی نئیں سکدا'' لا حول ولا قوة إلا بالله۔

ذرا غور کیا ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم راضی کرتے ہیں جشن منا کر اگر نماز چلی جاتی ہے تو ہیں ناں چھڑانے والے نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا جشن ہم نے منایا ہے ''اللہ دا پکڑا چھڑا وے محمد اور محمد دا پکڑا چھڑا کوئی نئیں سکدا'' لا حول ولا قوة إلا بالله۔

6۔ "معرفة أنواع النفي"، نفی کی تین قسمیں پہلے بھی بیان کی ہیں کسی چیز کی نفی کی تین قسمیں ہیں تین درجات ہیں:

ا۔ پہلا درجہ ہے "نفي الوجود" کہ وہ چیز ہے ہی نہیں۔ لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود ہے ہی نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا "نفي الوجود"۔

۲۔ دوسری ہے "نفي الصحة" کہ صحیح نہیں ہے۔

۳۔ تیسری "نفي الكمال" جیسا کہ اس حدیث میں ہے "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ" یعنی ایمان کامل نہیں ہے یعنی ایمان کی مکمل نفی نہیں ایمان تو ہے ایمان صحیح بھی ہے، ایمان موجود بھی ہے اور صحیح بھی ہے دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوا لیکن ایمان کامل نہیں ہے اسے کہتے ہیں "نفي الكمال" (کمال کی نفی)۔

آگے شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: "وَلَهُمَا" ۔ "وَلَهُمَا" یعنی کیا لَهُمَا کا کیا مطلب ہے؟ بخاری، مسلم۔ "عَنْهُ"، عَنْهُ کون؟اس سے پہلے کون راوی تھا حدیث کا؟ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ بعض اوقات یعنی ضمیر سے کام لیتے ہیں اور ضمیر اختصار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ "لَهُمَا" (ان کی طرف سے)۔ کون ان کی طرف سے کس نے روایت کیا ہے ؟بخاری، مسلم کیونکہ پچھلے روایت بھی بخاری، مسلم کی تھی۔ "عَنْهُ" (سے)۔ کس سے؟ اُس سے۔ وہ کون ہے؟ جو پہلا راوی تھا۔ پہلا راوی کون تھا؟ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یعنی اس روایت کے راوی بھی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ "قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ" (نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ" (تین اوصاف جس آدمی میں ہوں وہ ان کی بدولت ایمان کی مٹھاس محسوس کرتا ہے (میرے بھائی ایمان کی مٹھاس بھی ہوتی ہے)):

۱۔ "أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا" اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔

۲۔ "وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ" کسی سے محبت کرے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرے۔

۳۔ "وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ" اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچالیا ہے تو اب وہ کفر کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالا جانا اسے ناپسند ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک راز کی بات بیان کرتے ہیں، ایک راز۔ کیا راز ہے؟ راز یہ ہے کہ ایمان کی مٹھاس بھی ہوتی ہے اور بعض لوگ اس ایمان کی مٹھاس کو محسوس کرتے ہیں ہمیشہ۔

ہمیشہ مٹھاس کڑواہٹ نمکین یہ جو چیزیں ہیں ہم کیسے محسوس کرتے ہیں ان کو؟ کیسے ٹیسٹ کرتے ہیں کس چیز سے؟ زبان سے۔ کبھی آپ نے تصور کیا ہے کہ دل بھی محسوس کرتا ہے یہ راز کی بات ہے کہ نہیں؟ ہم کیسے جانتے ہیں کہ مٹھاس دل میں بھی انسان محسوس کرتا ہے جس کا اثر پورے بدن پر ہوتا ہے بعد میں! تو ایمان کی مٹھاس ہوتی ہے۔ اور خبر کون دے رہے ہیں؟ نبی مصطفیٰ الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:3-4) ہمیشہ سچ فرماتے ہیں۔

اچھا ایمان کی مٹھاس ہوتی ہے اس مٹھاس کو کون محسوس کرتا ہے کون حاصل کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ ہیں "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ"تینوں اکٹھے ہونے چاہیے۔"ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ" جب یہ تینوں ایک دل میں جڑ جائیں ایک شخص کے اندر وہ ضرور ایمان کی مٹھاس کو پالے گا اور حاصل کرلے گا اور یاد رکھیں جب کوئی شخص ایمان کی مٹھاس کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کی دنیا اور آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے، اس کی دنیا جاتی ہے پرواہ نہیں، اس کی مال ودولت جاتی ہے پرواہ نہیں، اس کو بیماری ہے پرواہ نہیں، اس کو تکلیف ہے پرواہ نہیں، وہ صرف ایک ہی چیز جانتا ہے وہ اس ایمان کی محبت اس ایمان کی مٹھاس کو محسوس کرتا ہے اسے دنیا کی کوئی بھی تکلیف بھی اللہ تعالیٰ کی محبت سے اللہ تعالیٰ کے دین سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دور نہیں کرسکتی۔اس مٹھاس کو حاصل کیا ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب نے حاصل کیا ہے جتنے بھی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اس لیے مشقتیں جتنی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو حاصل ہوئی ہیں اتنا ہی صبر تھا اس ایمان کی مٹھاس کی وجہ سے۔

اچھا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی اور نے بھی حاصل کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے، سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔آپ خود سوچیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی اس ایمان کی لذت کو محسوس کرتے۔

میرے بھائی ایمان لذیذ چیز ہے، لذیذ میٹھی چیز کو کہتے ہیں ایمان کی لذت دل میں محسوس ہوتی ہے اس کا اثر جب بدن پر ہوتا ہے تو تکلیف نہیں ہوتی یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں جسم کے لیکن تکلیف نہیں ہوتی۔کیوں؟ کیونکہ اس وقت یہ مومن اس ایمان کی لذت کو محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

وہ کون سی تین چیزیں ہیں اگر ایک شخص میں پائی جائیں تو ایمان کی لذت کو ضرور محسوس کرے گا؟ اور آج اگر ہم اس ایمان کی لذت کو محسوس نہیں کرتے اور یہ تین چیزیں بھی ہمارے اندر ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ فرما چکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سچ ہے خرابی ہمارے اندر ہے ان تین چیزوں میں کہیں نہ کہیں پر ہم نے کوئی گھپلا ضرور کیا ہوا ہے، یہ تین چیزیں کون سی ہیں:

1۔اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سب سے زیادہ بڑھ کر ہو۔

جیسے میں نے ابھی عرض کی ہے کہ بیوی بچے کچھ چیز آپ سے طلب کریں اور وہ غیر شرعی ہو نہ مانیں، اگر مان گئے تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مقدم نہیں ہے یہاں پر غلطی ہوئی یہاں پر کمزوری ہوئی ہے۔

یا کسی امام کا قول اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے ٹکرا جائے تو دیوار پر مار و کسی بھی امام کے قول کو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے جس کا قول ٹکرا جائے! لیکن اگر غلطی سے اجتہاد کی وجہ سے کوئی عالم اگر ایسی بات کرتا ہے کہ اس کو حدیث نہیں ملی اور وہ قول بعد میں پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے ٹکرا چکا ہے تو خود بعض بڑے علماء، عظیم لوگ فرماتے ہیں جیسا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں فرماتے ہیں اگر میرا قول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے ٹکرا جائے تو میرے قول دیوار پر مارنا "إذا صح الحديث فهو مذهبي" اگر صحیح ثابت ہو جائے تو میرا مذہب وہی حدیث ہے اس حدیث کو اپنانا۔ تو وہ تو بَری ہیں لیکن بعد میں آنے والے جب امام کے قول کو لے لیتے ہیں اور حدیث کو پس پشت ڈال دیتے ہیں یا نعوذ باللہ حدیث کو دیوار پر مار دیتے ہیں کوئی نہ کوئی تاویل پیش کر کے اپنے ایمان کا جائزہ لے لیں وہ لوگ!

2۔ چلو الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت تو دل میں ہے اور سب سے مقدم ہے دوسری بات کیا ہے؟ "أَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ" کسی سے بھی محبت نہ کرے اِلا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے۔

بیوی سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کیا مطلب؟ یعنی بیوی کے حقوق ادا کرتے ہوئے بیوی سے محبت کرتے ہیں تب تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اگر بیوی پر ظلم کرتے ہیں تب تو اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہے۔ اپنے کسی کولیگ (colleague) سے محبت کرتے ہیں (دوستی میں محبت ہوتی ہے) اگر یہ محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تب تو اچھی بات ہے اگر دنیاوی مفاد کے لیے ہے نہیں تب فائدہ نہیں ہے۔ اگر بیوی سے محبت اس لیے ہے کہ وہ خوبصورت ہے تب بھی فائدہ نہیں ہے، بیوی سے محبت اگر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خوبصورت تو وہ ہے الحمد للہ لیکن جب بیوی کوئی ایسی بات کرے جس میں نافرمانی ہو اس کی بات نہ مانی جائے یہ محبت اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ دوست اگر کوئی بُرائی کا حکم دے اور اس کے اس حکم کو نہ ماننا یہ محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ یہ قدم بُرائی کی طرف نہ جائیں، جو ان قدموں کو بُرائی کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں اگر ان سے محبت ہو تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہے۔ دیکھیں دنیا میں ہم محبت کرتے ہیں لوگوں سے اپنے مفاد کے لیے بہت سارے لوگ ایسی محبت کرتے ہیں لیکن کتنے لوگ ہیں جو محبت کرتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے؟ اس لیے سات وہ لوگ جو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے اُن میں سے دو کون ہیں؟ "وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ" (دو ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے جمع ہوئے ہوں دوستی رکھی ہو اسی محبت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے اکٹھے رہے ہوں اور جب بھی ان کی جدائی ہوئی ہو تو اسی وجہ سے ہوئی ہو)۔

3۔ ٹھیک ہے یہ بھی ہم نے مان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سب سے بلند ہے اور پھر کسی سے بھی دوستی رکھیں گے محبت کریں گے تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کریں گے نمبر تین کیا ہے؟ کہ کفر میں دوبارہ پلٹنا جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دی ہے اُس سے اتنی نفرت کرے جتنا کہ آگ میں ڈالے جانے سے انسان نفرت کرتا ہے۔

اب دو محبتیں ہیں آخر میں ایک نفرت ہے۔ اُوپر دو باتیں محبت کی ہوئی ہیں کہ نہیں؟ محبت اور محبت دونوں اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور کسی سے مخلوق میں سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے، تیسری جو چیز ہے وہ نفرت ہے محبت نہیں کہ کفر سے اتنی نفرت کرنا جتنا کہ کوئی شخص آگ میں جانے سے نفرت کرتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے بات تو مومنوں کی ہو رہی ہے کہ اللہ سے محبت کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا، مومنوں سے یا دنیا میں کسی چیز سے محبت کرنا اب کفر سے کوئی مومن محبت کر سکتا ہے؟ کوئی مومن کفر سے محبت کر سکتا ہے؟! تو پھر کفر سے محبت کا مطلب کیا ہے؟ یعنی اچھی طرح سن لیں کہ کلمہ گو سے بھی کفر ہو سکتا ہے اس کفر سے بچنا چاہیے اور جب مومن بن چکے ہیں تو ہر وہ راستہ جو کفر کی طرف جاتا ہے اس سے نفرت کرو اسے ناپسند کرو، کوئی بھی راستہ جو کفر کی طرف جاتا ہے اور کفر کا اور شرک کا سدباب کرنا چاہیے۔

یاد رکھیں آگ میں گرنے سے ہر انسان نفرت کرتا ہے کوئی شخص ایسا ہے جو کہتا ہے کہ میں آگ میں جلوں؟! کوئی انسان بھی نہیں کہتا کافر بھی نفرت کرتا ہے، مسلمان بھی نفرت کرتا ہے۔ سب سے بڑی ناپسندیدہ چیز سب سے بڑا عذاب جو تکلیف دہ عذاب ہے دنیا میں وہ آگ کا ہے یاد رکھیں اور اسی طرح آخرت میں بھی جہنم کا عذاب آگ سے ہی ہو گا۔ کبھی بھی میڈیکل ایمرجنسیز(Medical emergencies) میں جو ایمرجنسیز آتی ہیں تو سب سے بدترین ایمرجنسی مریض کے لیے جل کر آنا ہوتا ہے جو بے چارے جلے ہوتے ہیں، اتنی شدید تکلیف ہوتی ہے ان کو یہ ہوا بھی جسم پر لگتی ہے تو درد ہوتا ہے۔ ہوا جس کو آپ روک نہیں سکتے تصور کریں آپ! اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اپنی امان میں رکھے، آمین۔

تو کفر کے ہر راستے سے نفرت کرنا، شرک کا راستہ ہو شرک اصغر کا راستہ ہو، کفر کا راستہ کوئی بھی راستہ ہو جو کفر یا شرک کی طرف جاتا ہو اس سے نفرت کرنا ہے اگر ایک مومن کے دل میں یہ تین چیزیں جمع ہو جائیں اللہ کی قسم! وہ ایمان کی مٹھاس کو ضرور محسوس کرے گا کیونکہ فرمانے والے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اس حدیث مبارکہ ہے جو اہم فوائد ہیں:

1۔ایمان کی مٹھاس کا ثابت ہونا کہ ایمان کی مٹھاس ہوتی ہے۔

2۔ہر مومن کو ایمان کی مٹھاس محسوس نہیں ہو گی۔ہر مومن کو ہوتی ہے کیا؟ نہیں، تین چیزوں پر منحصر کر دیا ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دوسروں کی محبت سے بڑھ کر ہے۔یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دوسروں کی محبت سے بڑھانا واجب ہے، یاد رکھیں یہ فرض ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کے لیے بھی محبت کی جاتی ہے اور یہ ایمان کا ایک حصہ ہے ایمان کی علامت ہے۔اللہ تعالیٰ کے لیے محبت بھی ہوتی ہے اور یہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

5۔کفر سے نفرت کرنا فرض ہے۔

6۔کلمہ گو سے کفر ہو سکتا ہے(کلمہ گو مسلمان سے کفر ہو سکتا ہے)اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

7۔آگ کا عذاب سب سے سخت ہے،سب عذابوں سے سخت آگ کا عذاب ہے۔

8۔محسوس مثالیں بیان کرنا سمجھانے کا ایک ذریعہ ہے۔

اب کون سی محسوس مثال ہے ؟کہ آگ میں جلنا اور کفر کو اختیار کرنا اب یہ مثال دی گئی ہے کہ جیسے آگ میں جلنے سے نفرت کرتے ہو ویسے کفر سے نفرت کرنی چاہیے۔آگ محسوس ہے کفر محسوس نہیں ہے ایک معنوی چیز ہے۔

آخری اُثر اس باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَعَن عَبدُ اللهِ بِنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا"(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں)"مَنْ أَحبَّ فِي اللهِ، وَأَبغَضَ فِي اللهِ، وَوَالَى فِي اللهِ، وَعَادَى فِي اللهِ، فَإِنَّمَا تُنَالُ وَلَايَةُ اللهِ بِذَلِكَ، وَلَنْ يَجِدَ عَبدٌ طَعمَ الْإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصَوْمُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ. وَقَدْ صَارَتْ عَامَّةُ مُؤَاخَاةِ النَّاسِ عَلَى أَمْرِ الدُّنيَا، وَذَلِكَ لَا يُجْدِي عَلَى أَهْلِهِ شَيْئاً"۔

اسے ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور مسند احمد میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کسی سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کسی سے نفرت کرتا ہے اور کسی سے دوستی ہو یا دشمنی ہو وہ بھی محض اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوتی ہے جو جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ولایت یعنی دوستی ان ہی کاموں سے حاصل وہ سکتی ہے یعنی ان ہی کاموں سے انسان اللہ تعالیٰ کا ولی اور محبوب بن سکتا ہے اور کوئی بھی شخص ان امور کے بغیر ایمان کا ذائقہ اور مٹھاس حاصل نہیں کر سکتا خواہ وہ بکثرت نمازیں پڑھتا ہو یا بکثرت روزے رکھتا ہو،عام لوگوں کی محبت اور آپس میں تعلقات دنیاوی امور پر استوار ہیں حالانکہ یہ عمل ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں قطعاً اچھا

نہیں ہے ، اور پھر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان﴿وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾(البقرہ:166)فرماتے ہیں کہ قیامت کے روزان کے سارے اسباب اور وسائل ختم ہو جائیں گے یعنی دوستی، محبت اور تعلقات۔ یہ اثر ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ حدیث نہیں ہے اور یہ اثر جو ہے یہ ضعیف ہے سنداً لیکن اس کا معنی جو ہے صحیح ہے۔

جو باقی احادیث گزر چکی ہیں اور قرآن مجید کی آیات اور صحیح حدیث کے شواہد نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ اثر جو ہے یہ صحیح ہے۔

اس اثر میں ایک بات کی تائید کر رہے ہیں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "حبر هذه الأمة" (اس امت کے عالم) کہ محبت اور نفرت کی جب بات ہوتی ہے تو اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے محبت یہ سب سے بلند ہونی چاہیے اس کو سمجھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے نفرت اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے محبت جس نے ان امور کو سمجھ لیا اور دوستی اور دشمنی کا معیار اللہ تعالیٰ کی محبت ہے دوست وہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو مقدم رکھے ہر چیز پر تو اسی سے دوستی ہے اور جو اس طریقے سے نہیں کرتا اپنی زندگی اپنی مرضی سے بسر کرتا ہے تو ایسے لوگوں کی محبت جو ہے وہ محبت نہیں ہو سکتی۔

اور اللہ تعالیٰ کی ولایت اللہ کا ولی کون ہے ؟ وہ فرماتے ہیں کہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کے دین سے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کے احکام سے محبت کرے، اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے نفرت کرے اور ہر اس چیز سے نفرت کرے جو اسے اللہ تعالیٰ کے دین سے اللہ تعالیٰ کے احکام سے دور کرتی ہے ۔ یہ نشانی ہے اللہ تعالیٰ کے ولی کی، سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے ولی کی نشانی کیا ہے؟ یہ نشانی ہے۔

اور ایمان کی مٹھاس نہ تو کثرت نماز میں ہے اور نہ ہی کثرت روزے میں ہے، یعنی کثرت سے نماز پڑھتے ہو نماز پڑھتے ہو اور کثرت سے روزے رکھتے ہو تعداد کی زیادتی کوانٹٹی (Quantity) کا زیادہ ہونا یہ اس وقت تک اچھا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اصل بنیاد اچھی نہ ہو۔ اصل بنیاد کیا ہے ؟ کہ کوالٹی (Quality) عبادت کی اچھی ہونی چاہیے اور کوالٹی تب ہو گی جب اسے قرآن اور سنت پر تولا جائے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق عمل ہو گا۔ نماز وہ اچھی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے جیسے صحابہ کرام پڑھتے تھے ایسی نماز کثرت سے پڑھنا چاہتے ہو تو پڑھو ورنہ وہ کون سی نماز ہے جو آپ اپنی مرضی سے پڑھنا چاہتے ہو اور کثرت سے پڑھتے ہو جس میں بدعات اور خرافات شامل ہوں !

اس لیے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہ ایمان کی مٹھاس وہ نہیں پاتا جو کثرت سے نماز پڑھتا ہے بلکہ وہ پاتا ہے جو نماز نبوی پڑھتا ہے اور نماز نبوی آپ تب پڑھیں گے جب آپ کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سب سے بڑھ کر ہوگی امام کے قول سے بھی بڑھ کر ہوگی لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ عام لوگ محبت کرتے ہیں صرف دنیا کے امور کے لیے دنیاوی مفاد کے لیے اور یہ محبت ان کو کوئی فائدہ نہ دے گی نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

دنیا میں کیوں کوئی فائدہ نہ دے گی کوئی جانتا ہے؟ جو دنیا کے لیے محبت ہوتی ہے نہ دنیا میں فائدہ دے گی نہ آخرت میں۔

دنیا میں کیوں فائدہ نہ دے گی؟ یعنی دنیا کے امور میں جب دنیا کی غرض کے لیے محبت ہوتی ہے تو مقصد کیا ہوتا ہے؟ مفاد، جب تک مفاد ہے تو دوستی ہے محبت ہے جب مفاد ختم ہو گیا دوستی بھی ختم ہو گئی۔ تو جب آپ کسی سے اس لیے محبت کرتے ہیں وہ بھی آپ سے اسی لیے محبت کرے گا پھر ضرورت کے وقت کام آتا ہے کوئی دوست؟ کام نہیں آتا۔ تو ایسی دوستی کا فائدہ ہی کیا ہے؟! نہ تو دنیا میں فائدہ ملا ہے اور آخرت میں تو ویسے ہی فائدہ نہیں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے علم نافع، عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ‌ۚ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ‌ۚ ۝١٨١ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (065۔کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio